10231-وہ اپنی بے عمل سہیلیوں سے کس طرح کا معاملہ کرے

سوال

میری کچھ سہیلیاں ہیں جن کے ساتھ میری معرفت و تعلق بہت پختہ ہے ، لیکن وہ بے پردہ ہیں ، اور میں دوستی کے حکم میں ان کے ساتھ بہت زیادہ رہتی ہوں ، اور وہ بھی میرے ساتھ اپنی ان باتوں کو کرنے پر ترجیح دیتی ہیں جو اجتماعی نہیں ہو سکتیں ۔
اور وہ اپنا وقت گھومنے پھرنے اور سمندر پر جانے میں ضائع کرتی ہیں اور ان کے پاس اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کوئی وقت نہیں اس کے لیے وہ صرف اتنا وقت دیتی ہیں جو قابل ذکر نہیں ، اور جب میں انہیں اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین سناتی ہوں تو وہ مجھے عالمہ اور سردارنی کا نام دیتی ہیں جس کی بنا پر میرا ان سے بات کرنے کو دل نہیں کرتا ، تو کیا میں اس معاملہ میں غلطی پر ہوں ؟
اور وہ کون سا طریقہ ہے جس سے میں انہیں صحیح اور سلیم راہ پر لانے میں ان کا مساعدہ اور تعاون کر سکوں آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ میں انہیں چھوڑ نہیں سکتی ؟

پسندیدہ جواب

اگر تو آپ کی حالت اپنی سہیلیوں کے ساتھ اور ان کی حالت آپ کے ساتھ کچھ اسی طرح جو آپ نے بیان کی ہے تو پھر آپ کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر مضبوطی سے قائم اور عمل پیرا رہیں اور انہیں اچھے اور احسن انداز میں نصیحت کرنے کی کوشش کرتی رہیں ۔

اور اسی طرح انہیں اچھے کاموں کی ترغیب دلاتی رہیں اور حکم دیتی رہیں اور ہر برے کام سے روکتی ٹوکتی رہیں ، اور اس کام میں جو کچھ بھی ان کی طرف سے آپ کو تنگی اور تکلیف محسوس ہو اسے برداشت کرتے ہوئے اس پر صبر کریں ، ان کی طرف سے جو تکلیف اور مشقت آئے وہ آپ کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے روک نہ دے بلکہ اس واجب پر آپ عمل کرتے ہوئے انہیں اچھے کام کا حکم اور برائی سے روکتی رہیں ۔

دعاۃ اور اور مدعوین کے لیے اللہ تعالی کا یہی طریقہ ہے جسے اللہ سبحانہ وتعالی نے لقمان رحمہ اللہ کے قول کو کچھ اس طرح بیان کیا ہے :

{اے میرے پیارے بیٹے! نماز قائم کرتے رہنا اور اچھے کاموں کی نصیحت اور برے کاموں سے روکتے رہنا اور تم پر جو مصیبت آجائے اس پر صبر کرنا یقین جانو کہ یہ بڑے تاکید کاموں میں سے ہے} لقمان (17) ۔ بعد والی آیات بھی ۔

تو جب آپ واجب کردہ نصیحت کو کئی ایک بار دھرائیں اور وہ اس کے باوجود اس طرف نہ آئیں یا پھر باطل میں اور آگے بڑھ جائیں تو پھر آپ ان سے علیحدگی اختیار کر لیں یہ نہ ہو کہ آپ بھی دینی معاملات میں کمزور ہو جائیں اور اخلاقی طور پر بھی ضعف کا شکار ہو جائیں ۔

یا پھر یہ نہ ہو کہ آپ کے خلاف وہ کوئی ایسا کام کریں جس کا انجام اچھا نہ ہو ، آپ اللہ تعالی کے ساتھ سچائی رکھیں وہ آپ کی مدد و تعاون کرے گا اور پھر آپ ان کی جدائی سے وحشت نہ کھائیں اس لیے کہ برے دوستوں سے علیحدگی ہی اچھی ہے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور جو اللہ تعالی سے ڈرتا ہے اللہ تعالی اس کے لیے چھٹکارے کی شکل نکال دیتا ہے ، اور اسے ایسی جگہ سے ورزي دیتا ہے جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوتا ، اور جو اللہ تعالی پر توکل کرے گا اللہ تعالی اسے کافی ہوگا ، اللہ تعالی اپنا کام پورا کرکے ہی رہے گا ، اللہ تعالی نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے }. الطلاق (2-3) - .